جمہوریت۔ الیکشن اور ترازو

کمال ہوگیا حد ہوگئی ۔۔۔ دیکھا کتنا بڑا اجتماع تھا ۔۔ ایسا بڑا اجتماع دیکھا نہ سنا ایک تو لوگوں کی عادت سی ہوگئی ہے کہ ہر چمکتی چیز کو سونا سمجھ لیتے ہیں عوام الناس QUALITY (معیار) QUANTITY (مقدار) کو ایک ہی کشتی میں لے کر چپو ہلاتے رہتے ہیں معیار اور چیز ہے مقدار اور چیز ہے اب تو صرف مقدار دیکھ کر مقبولیت کے اندازے مقرر کر لئے جاتے ہیں واہ واہ ہوتی ہے داد کے ڈونگرے برستے ہیں

اب دیکھیں ناں .... ۲۰ مارچ کو وزیر اعظم بے نظیر زرداری صاحبہ نے قرار داد پاکستان کی گولڈن جوبلی کے سلسلے میں مینار پاکستان کے سائے تلے ملک کے سارے وسائل جھونک دیئے اربوں روپیہ برباد کر ڈالا .... صرف نمائش .... دکھاوا ۔۔ جھوٹی شہرت، جھوٹی انا، ہٹ دھرمی ۔۔ اپنی فرعونی طاقت کا زعم ...... اپنا کھوٹا سکہ جمانے اور منوانے کا شوق ۔۔ رات کی تاریکی میں روشنیوں سے جگمگ کرتے مینار تلے جانے کون سا عہد دہرایا گیا باتیں تو بہت خوب صورت ہوئیں گھن گرج بھی تھی .... باتیں لچھے دار ..... مزیدار، کراری، رنگیں، قوس قزح کے رنگ لئے ہوئے ..... قوس قزح کے رنگ مستقل کب ہوتے ہیں بارش برسنے کے بعد چند لمحے افق پر نظر آتے ہیں اور پھر غائب ۔۔۔

ایسے ہی ہمارے سیاسی لیڈر، ان کی نازک اندام جمہوریت، ان کے کھوکھلے جلسے جلوس، ..... یہ لوگ سٹیج پر قوس قزح کی طرح چند لمحوں کو نظر آتے ہیں اور پھر جانے کہاں غائب ہو جاتے ہیں

۲۰ مارچ کے بعد ۲۳ مارچ کو دوسری پہلوان ٹیم نواز شریف کی قیادت میں لنگوٹ کس کر مینار پاکستان کے وسیع و عریض سٹیج پر نمودار ہوئی اس کے ساتھ کئی رنگ برنگے چھوٹے بڑے، دراز قد، پستہ قد اور کھٹے میٹھے پہلوان تھے ان میں الطاف حسین جیسے پہلوان بھی تھے جو کچھ عرصہ پہلے دوسری ٹیم میں اپنی پہلوانی کے جوہر دکھا رہے تھے اچانک وہاں چت ہوئے تو ادھر آ نکلے ..... انھی کے بارے میں کہا گیا ہے

ادھر ڈوبے ادھر نکلے ادھر ڈوبے ادھر نکلے

یہ جلسہ بھی خوب تھا پورا ٹریفک نظام معطل ہو کے رہ گیا پکڑ دھکڑ جاری رہی بسیں ویگنیں اور سوزوکیاں یوں سہمی سہمی اور چھپتی پھر رہی تھیں جیسے شیر کی دھاڑ سے جنگل کے کمزور جانور سہم جائیں یا بھیڑیے کے حملے سے گلے کی بکریاں سر چھپانے اور جان بچانے کے لئے ہاتھ پاؤں مارنے لگیں

یہاں اکھاڑے میں پہلوانوں کی طاقت نہیں بلکہ عوام کی طاقت تولی جاتی ہے جس طرف وزن زیادہ نکلا پلڑا جھکا بس وہ فاتح قرار پایا۔

تو صاحب بات ہو رہی ہے اربوں روپے کے ضیاع کی ایک محتاط تجزیئے کے مطابق گزشتہ سوا سال میں آئی جے آئی اور پی پی پی نے جلسوں پر کم از کم چودہ ارب روپے خرچ کر ڈالے ہیں تقریباً سات ارب روپے آئی جے آئی اور سات ارب پی پی پی نے ....

"صدقے تھیواں انہوں نے کوئی وکھری ٹائپ کے جلسے کئے ہیں"

کیا ہی اچھا ہوتا یہ رقم اللوں تللوں میں اور فضول اڑانے کی بجائے عوام کی فلاح و بہبود پر خرچ کی جاتی اور رقم عوام پر "جمہوری طریقے" سے خرچ ہونی چاہیئے کیونکہ اس ملک میں صدیوں بعد جمہوریت کا ایک ننھا سا پودا پھوٹا ہے ..... ہائے اللہ ..... آنکھ پھوٹے تو انسان اندھا ہو جاتا ہے ...... مقدر پھوٹے تو زندگی اجیرن ..... زخم پھوٹے تو پیپ اور خون ..... یہ جو جمہوریت پھوٹی ہے تو اندر سے مہنگائی بے حیائی بے شرمی بے غیرتی کا لاوا پھوٹ نکلا ہے ..... ہاں تو یہ جو پودا پھوٹا

ہے کہیں ایسے نہ ہو مرجھا جائے ہمارے سیاسی لیڈروں کو اس کا بڑا خیال ہے وہ اپنی ساری توانائیاں اور صلاحیتیں اسے بچانے پر صرف کر رہے ہیں ہارس ٹریڈنگ بھی تو اسی لئے ہے کہ ممبروں کی خرید و فروخت سے جمہوریت کو تقویت ملے گی اگر کسی ممبر کو کروڑوں روپیہ نہیں ملے گا وہ کیسے اس "ننھے منے جمہوری پودے" کی حفاظت کریگا۔

اقدار بدل گئی ہیں جہاں ہر چیز بک رہی ہے وہاں اب مارکیٹ میں انسان بھی بکنے لگا ہے اسے بھی "قیمت کی چٹ" لگا کر اوپن مارکیٹ میں رکھ دیا گیا ہے جس کی جیب اجازت دے اسے خرید لے ہر چیز گراں ہے قیمتیں چڑھ گئی ہیں اسمبلی ممبران بھی بہت مہنگے اور نایاب جنس ہیں نایاب نہ ہوتے تو اتنی بولیاں کیسے لگتیں ظاہر ہے ممبر اور ممبری بکنیکی چیزیں ہیں بار بار بکیں گی..........

جہاں زندگی کی ان گنت اقدار بدل گئی ہیں وہاں اب جمہوریت کا طریقہ کار بھی بدلنا چاہیئے جمہوریت کا اصول ہے کہ "اس میں انسان گنے جاتے ہیں تولے نہیں جاتے"

ہم کہتے ہیں یہ گنتی اور شمار فضول ہے اسے چھوڑیں اب انسانوں کو تولنا چاہیئے آخر تولنے میں ہرج ہی کیا ہے دنیا میں ان گنت اشیأ تولی جارہی ہیں انسان کو ترازو میں تول لیا گیا تو کیا ہوا بلکہ ہماری رائے ہے کہ ووٹنگ کا طریقہ کار بدلنا چاہیئے ایک جدید قسم کا خود کار ترازو ہونا چاہیئے جو کمپیوٹرائز COMPUTERIZE ہو جس لمحے ووٹنگ شروع ہو ہر ووٹر اس پر سے گزرے اور یوں وزن جمع ہوتا رہے جب ایک ممبر کے ووٹر بھگت لیں تو دوسرے ترازو میں تلیں .... کمپیوٹر میں ایسا نظام بھی ہونا چاہیئے کہ کوئی اگر دوبارہ بطور ووٹ اپنا وزن لے کر ترازو میں آئے تو کمپیوٹر اسے دھکا دے کر اتار دے اور اسے ہمیشہ کے لئے فارغ کر دیا جائے تاکہ باقی ماندہ ایسی نازیبا حرکت سے باز آجائیں آخر جمہوریت ہے کوئی مذاق تو نہیں اور جب سب ووٹر وزن جمع کرا چکیں تو کمپیوٹر اعلان کر دے کہ ہر ممبر کو کتنے ٹن کتنے من کتنے سیر اور کتنے چھٹانک وزن ملا ہے جس پارٹی ممبر کا وزن زیادہ نکلے اسے فاتح قرار دے دیا جائے جمہوریت کے اس جدید طریقہ کار میں فوائد اتنے بے شمار ہیں کہ آپ کو بچپن میں یاد کئے ہوئے "پہاڑے" بھی بھول جائیں گے کیونکہ ہر امیدوار کی کوشش ہوگی کہ وہ پلے پلائے موٹے تازے صحت مند ووٹر تلاش کرے دیکھیں ناں جب عوامی نمائندوں کو یقین ہوگا کہ اگر ہمارے ووٹر صحت مند اور بھاری بھرکم ہوں گے تو تب ہی ترازو میں تل کر ہماری جیت کا سبب بنیں گے تو وہ الیکشن جیتنے کے بعد بھی انہیں اپنے در پر سے دھتکاریں گے نہیں بلکہ جب وہ ملنے آئیں گے انہیں پیار سے بٹھائیں گے... مکھن کھلائیں گے لگائیں گے... تاکہ ان کی صحت برقرار رہے

اس سے ایسے ایسے عظیم الشان فوائد نکلیں گے کہ ملکی معیشت کو چار چاند لگ جائیں گے ویسے چاند ایک ہی ہوتا ہے جانے یہ چار وہ کس کہکشاں سے ڈھونڈ لائے ہیں بس جی ہم تو کہتے ہیں بہت سی باتیں سمجھ سے بالاتر ہوتی ہیں آپ بھی مان لیں چار چاند ہوتے ہیں -------- تو بات چل رہی تھی۔ گولی چلے یا بات چلے دونوں اگر صحیح سمت چلیں گی تو فائدہ ہوگا غلط سمت چلیں گی تو نقصان ہوگا... فی الحال ہمارا گولی کا پروگرام نہیں ویسے اگلے وقتوں میں بادشاہوں کے ہاں کام کرنے والی بھی "گولی" کہلاتی تھیں .... زمانہ بدل گیا .... اقدار بدل گئیں .... "گولی" کی بھی اقدار بدل گئیں اب جو گولی نکلتی ہے وہ اپنے پرائے کی تمیز کئے بغیر چاٹ لیتی ہے اسے کیا چاٹنے والے تو بس چاٹا کرتے ہیں

چار چاند چھوڑ کر ہم دور نکل آئے ----- معیشت کو چار چاند لگا رہے تھے جب ووٹر تولے جائیں گے تو پیداوار کا خاص خیال رکھا جائے گا کیونکہ وہ جتنا زیادہ کھائیں گے اتنے زیادہ موٹے ہوں گے اور خوراک پیدا کرنے کے لئے محنت بھی زیادہ کرنی ہوگی محنت کے لئے افرادی قوت کی ضرورت ہوگی افراد ہونگے تو روزگار کھلے گا بہتوں کا فائدہ ہوگا لاکھوں بیروزگار جمہوریت کو دعائیں دیں گے

اور سب سے بڑی بات "جمہوریت" پر سے یہ اعتراض اٹھ جائے گا کہ اس میں ایک سکالر ڈاکٹر انجینئر عالم صدر وزیراعظم

(بقیہ صفحہ ۴۲ پہ)